رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۶

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

بدر

قادیان دارالامان ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۱۸ء

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وودوان!

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر بیان کرنا۔ اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت ثابت کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام
بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا ؛
(۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم
پہنچانا۔ اور انہیں اسلام کی دعو
(۵) گورنمنٹ برطا

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۸؎
ششماہی ۴؎
امتیازی قیمت صہ
کے اسماء گرامی اخبار
وں کی فہرست میں لکھے
اس کے علاوہ جو کچھ عنایت
تصور ہوگا ؛

آریوں سے ایک زبردست مباحثہ

بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ۱۲ و ۱۳ مارچ کو خاکسار کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ میں آریوں سے مباحثہ کیلئے گیا وہاں دو روز تک مہاشہ شانتی سروپ اور پنڈت دینا ناتھ سے بحث ہوتی رہی اللہ تعالیٰ نے اس بحث میں اسقدر ظفر و نصرت عطا کی کہ پہلے روز کے مباحثہ سے ہی آریوں نے یہ مشہور کر دیا کہ خاکسار اڈیٹر نور نے جو آریہ مذہب پر اعتراضات کیئے ہیں جسکے دور کرنیسے آریہ لیکچرار قطعی عاجز رہے یا اعتراضات ایک سناتنی پنڈت خاکسار اڈیٹر نور بتلا گیا ہے چنانچہ دوسرے روز جو آریہ صاحبان سے مباحثہ ہوا اسمیں آریہ لیکچرار اپنی مدد کے لیئے ایک سناتنی پنڈت کو ساتھ لائے جو شروع سے لیکر اخیر مباحثہ تک آریہ مناظر کو مدد دیتا رہا مگر باوجود سناتنی پنڈت کی اعانت کے بھی آریہ مناظر مہاشہ شانتی سروپ کو ایسی بری طرح نیچا دیکھنا پڑا کہ وہ مباحثہ میں بالکل حواس باختہ ہوگیا اور ایسی اوٹ پٹانگ باتیں ہانکنے پر اتر آیا کہ حضار مجلس باوجود اتنی کوشش کے بھی اپنی ہنسی کو ضبط نہ کر سکے اور باوجود ساتنی پنڈت کے ستون کے بھی انکی عمارت کھڑی نہ رہ سکی میں کوشش کرونگا کہ آئندہ ہفتہ اس بحث کو کسی حد تک قلمبند کر کے ناظرین کے سامنے پیش کر سکوں۔ اور مجھے قوی توقع ہے کہ آپ اس بحث کو پڑھکر پکار اٹھینگے کہ ان زبردست مطالبات کے سامنے آریہ لیکچراروں کا حواس باختہ ہو جانا ایک ضروری امر تھا دوسری طرف دوستوں کی شکایات کا تانتا بندھا ہوا ہے کہ اخبار ہمیں وقت پر نہیں پہنچا مگر دوست اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک وقت میں خاکسار ایڈیٹر نور ایک ہی کام کر سکتا ہے یا باہر جا کر تبلیغ کرے اور یا وقت پر دوستوں کو اخبار پہنچائے۔ ہاں اگر دوست توجہ کریں اور ہر ایک خریدار اگر زیادہ نہیں تو کم از کم دو دو خریدار دے تو پھر میں اس قابل ہو سکتا ہوں کہ کوئی نائب اڈیٹر رکھ لیا جائے جو میری عدم موجودگی میں اخبار لوگوں کو وقت پر پہنچا دیا کرے ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے باقی میں اپنی خواہش سے قادیان سے ایک دن بھی جدا رہنا اپنے لیئے موت سمجھتا ہوں۔ مگر ان سب خواہشات سے بڑھکر ایک اور چیز بھی ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم جسکو سر آنکھوں پر رکھنا میں اپنے لیئے دونوں جہانوں کی برکت سمجھتا ہوں مضائقہ نہیں خواہ ایک خریدار بھی نہ رہے۔ کوئی اسے خوش اعتقادی کہ لے یا کچھ اور نام رکھ لے اسے اختیار ہے مگر یہ امر واقعہ ہے کہ کم از کم میں اپنے لیئے حضرت کے حکم کو بجالانا سعادت دارین سمجھتا ہوں اور اشارۃً بالکنایۃ بھی حکم سے ادھر ادھر ہونا اپنے لیئے موت سے بھی بڑھکر خیال کرتا ہوں گذشتہ سے پیوستہ سال مجھے حضرت نے دسوہا جلسہ کیلئے لیئے حکم دیا ان دنوں میری بیوی بیمار تھی میں نے عذر کر دیا مگر وہ بیوی مجھے دو ماہ کے بعد ہی داغ مفارقت دیگئی اور میں سر دھنتا ہی رہ گیا۔ اسکو جانے دیجئے کلاسوالہ کے متعلق تازہ واقعہ سنئے کلاسوالہ آریہ سماج سے مباحثہ پر پہلے ایک اور دوست کو وہاں کیلئے ارشاد ہوا تھا مگر وہ کسی شدید مجبوری کی وجہ سے تشریف نہ لے جا سکے رات کے دس بجے مجھے حکم پہنچا کہ تم نے صبح کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ میں آریوں سے مباحثہ کے لیئے جانا ہے۔ میرے بڑے بچے کو کھانسی کی شکایت تھی۔ مگر اس رات اس شدت سے درد کان ہوئی کہ بچہ لحاف سے اٹھا اٹھا کر بھاگے اور بچہ کی تکلیف کیوجہ سے میں رات ایک منٹ بھی نہ سو سکا صبح جانا تھا میری عدم موجودگی میں کوئی دوائی لانیوالا بھی نہ تھا حضرت کو دعا کیلئے عرض کر کے بعد توکل علی اللہ روانہ ہو پڑا۔

(میگزین پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب رنڈ و بیاہ چھپکر شیخ محمد یوسف کلاسوالہ سے شائع ہوئی)

مانس کھانا وید انوکول ہے؟

(از لالہ جیون داس جی پنشنر)

لالہ جیون داس جی پنشنر بقول اخبار پرکاش آریہ سماج کے پرانے ممبر ہیں۔ اور آریہ سماج دھیوڑالی یا مہاتما پارٹی کے بڑے سرگرم کارندے ہیں آپنے ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان سے ہمارے پاس بھیجا ہے ہم چاہتے ہیں کہ اسکا قرار واقعی جواب دیا جائے۔ اس لیئے ذیل میں اس مضمون کو شائع کرتے ہیں اور پھر اسکا جو جواب ہمیں موصول ہوگا اسے درج کرینگے اگر کسی بھی آریہ پنڈت کیطرف سے جواب موصول نہ ہوا تو پھر ہم خود جواب دینے کی کوشش کرینگے (ایڈیٹر آریہ گزٹ)

دو اس وشے میں مینے ایک مضمون آریہ پتر کا لاہور میں چھپوا کر سنسکرت کے ودوانوں کی رائے پوچھی تھی۔ کہ اتھروید کے کچھ منتروں کا جو ارتھ وہاں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک ہے یا نہیں ارتھات اُن منتروں کے ارتھ سے مانس کھانے کی آگیا پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اب تک کسی مہاشے نے اپنی رائے پرکٹ نہیں کی۔ اسلیئے اب پھر اس مضمون کو پرکاشت کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ لکھ دیتا ہوں کہ مجھ کو مانس کھانا ابھشٹ نہیں ہے مگر ستیا ستیہ کے نرنار تھ میں مینے اس مضمون کو چھیڑا ہے۔ معلوم رہے کہ مندرجہ ذیل منتر اتتھی ستکار وشے میں ہیں ؛

۳- اتھروید کانڈ ۹ انوواک ۳- ۱۶ ادھیائے ۳ و ۴ کے انیس منتروں کا ارتھ نیچے لکھا جاتا ہے

ادھیائے ۴ کے ۹ منتر یہ ہیں :-

منتر ۱- وہ گرستھی نشچے گھر کے دودھ اور میٹھے پدارتھوں اور جگت اوپکارک کاموں کے پھل کو کھاجاتا ارتھات ناش کرتا ہے جو اتتھی سے پہلے کھاتا ہے۔

منتر ۲- وہ گرستھی گھر کے دودھ اور میٹھے پدارتھوں کو کھاجاتا ہے جو اتتھی سے پہلے کھاتا ہے۔

منتر ۳- وہ گرستھی گھر کے ان اور ان سے پراپت ہونیوالی پشٹی کو کھاجاتا ہے جو اتتھی سے پہلے کھاتا ہے۔

منتر ۴- وہ گرستھی گھر کے پتر آدکوں اور پشوؤں کو کھاجاتا ہے جو اتتھی سے پہلے کھاتا ہے

منتر ۵- وہ گھر کی کپرتی اور یش کو کھاجاتا ہے جو اتتھی سے پہلے کھاتا ہے۔

منتر ۶- وہ گھر کی شہد اور مدھی کو کھاجاتا ہے۔ جو اتتھی سے پہلے کھاتا ہے۔

منتر ۷- وہ منش اتتھی سے جو شردھا ارتھات وید کا شرودتا ہے ایسے اتتھی سے پہلے نہ کھائے۔

منتر ۸- اتتھی کے کھا چکنے پر کھائے۔ یہ نیم یگیہ کے کلیان اور رکھشا کے لیئے ہے۔

منتر ۹- گائے سنمدھی دودھ اور مانس اتی سواد ہیں انکو تو اوشیہ ہی پہلے نہ کھائے۔

ادھیائے ۴ کے ۱۰ منتر یہ ہیں :-

منتر ۱ و ۲- جو گرستھی ایسا جانتا ہوا دودھ کو سدھ کرکے بھینٹ کرتا ہے وہ اس سے اتنا پھل پاتا ہے جتنا کہ اگنشٹوم نامک یگیہ کرنے سے پاتا ہے۔

منتر ۳ و ۴- جو گھی کو سدھ کرکے دیتا ہے وہ اتنا پھل پاتا ہے جتنا کہ اتی راتری نامک یگیہ کرنے سے پاتا ہے۔

منتر ۵ و ۶- جو شہد کو سدھ کرکے دیتا ہے وہ اتنا ہی پھل پاتا ہے جتنا کہ ستر سدیہ نامک یگیہ سے پاتا ہے

منتر ۷ و ۸- جو مانس کو سدھ کرکے دیتا ہے وہ اتنا ہی پھل پاتا ہے جتنا کہ دوادشاہ نامک یگیہ سے پاتا ہے۔

منتر ۹ و ۱۰- جو پانی کو سدھ کرکے دیتا ہے وہ سنتان تتھا پرتشٹھا کو پاکر سنتان کا پیارا ہوتا ہے۔

۳- یہ اتھروید کے اُنیس منتروں کا ارتھ ہے جس کی نسبت مینے لاہور میں کئی ایک سنسکرت کے ودوانوں کی رائے پوچھی۔ وہ پرایہ اس ارتھ کو ٹھیک بتاتے ہیں ان میں پرسدھ پنڈت ۲ ہیں (۱) پنڈت درگادت جی شاستری جو اورینٹل کالج لاہور میں پڑھاتے ہیں اور حضوری باغ لاہور میں رہتے ہیں (۲) پنڈت راجہ رام جی جو سنسکرت کے اچھے نامی ودوان اور ودیا نتی ہیں یہ اکثر رشی کیش میں رہتے اور کبھی کبھی آکر لالہ رتن چند ڈاڑھی والے کی سرائے کے اوپر ایک چھپر کی کٹیہ میں ٹھیرا کرتے ہیں انہوں نے پچھلے سال لاہور آکر اپنے اپدیش سے کئی پرشوں کو مانس کھانے سے ہٹایا اور لاہور سے باہر جاکر بھی مانس کھانے کے ورودھ اپدیش کرکے کئی پرشوں کو پھلاہاری بنایا جب مینے انکو اتھروید کے منتر دکھائے اسوقت انکے پاس پندرہ بیس انکے ست سنگی بیٹھے تھے انمیں ایک شاستری پنڈت بھی تھا جو دیر سے میرا پرچت ہے۔ اس کا نام پنڈت گنیش دت ہے جو اسوقت اورینٹل کالج لاہور میں پڑھاتا تھا اسکی موجودگی سوامی جی نے سایناچاریہ کا بھاشیہ منگوا کر دیکھا۔ مگر اسمیں کیول وہ منتر اور منتروں کا پد پاٹھ چھپا تھا۔ ارتھ کچھ نہ لکھا تھا۔ سوامی جی نے فرمایا۔ کہ منتر سہل ہونے کے کارن انکا ارتھ نہیں لکھا ہوگا۔ اسپر مینے کہا کہ آپ ہی کرپا کرکے بتائیں کہ جو ارتھ میں نے آپکو سنایا ہے۔ وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ فرمایا ارتھ تو یہی ہے جو تم نے سنایا ہے۔ پر نتو یہ مانس وشیک منتر ایسے پرشوں کے لیئے رکھے گئے ہیں۔ جو مانس آہاری ہوں تاکہ یدی کوئی اتتھی انکے یہاں پر آوے تو وہ بھی اتتھی کے ساتھ یتھا یوگیہ دیو ہار کر سکیں ؛

(۴) پنڈت شری داسودرسات ویلیکر جی فوڈ گراز لاہور سے بھی مینے ان منتروں کے وشے میں رائے پوچھی۔ انہوں نے بھی قریب قریب وہی جواب دیا۔ جو سوامی منگل ناتھ نے دیا تھا۔ مگر جب مینے پنڈت جی کو منتر ۷ کا ارتھ بتایا۔ جسمیں مانس کے بھینٹ کرنیکا پھل لکھا ہے تو فرمایا کہ اسپر وچار کرکے بتاؤنگا۔ معلوم رہے کہ برکاش پارٹی کی آریہ سماج میں پنڈت ستاویلیکر جی ویدوں کے پنڈت مانے جاتے ہیں ؛ (آریہ گزٹ)

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار نور

قادیان دارالامان - ۱۷- مارچ ۱۹۱۸ء

سوامی دیانند کے رگ وید بھاش پر تنقیدی نظر

پہلے ادھیائے کا پہلا منتر ہے منکھ لوگو جو سب جگت کو اُتپت کرنیوالا سمپورن ایشوریہ سکتی سب گنوں کے دینے والا اور سب دیا کے پربندھ کرنے والا پرماتما ہے سو تم ہم اور اپنے متروں کو جو سب کاریوں کے سمبندھ کرنے ہارے سپرش گن والے پراپت کرن ہارے ہیں انکو اتیو پریم کرنے یوگیہ سرد پرکار کارج یگیہ آدکرموں کے لیئے اچھی پرکار سوکیت کرے ہم لوگ ان آدا تم اتم پدارتھوں اور وگیان کی اچھا اور پراکرم ارتھات اتم رس لی پراپتی کے لیئے سیوا کرنے یوگیہ دھن اور گیان کے بھرے ہوئے ادکت گن والے اور سریشٹ پراکرم آدگن کے دینے ہارے آپکا سب پرکار سے آشرا کرتے ہیں ہے متر لوگو تم بھی ایسے ہو اور انتی کے پراپت ہو تتھا ہم بھی ہوں ہے بھلون جگدیشور ہم لوگوں کے پرم ایشوریہ کی پراپتی کے لیئے جنکے بہت ستان ہیں تتھا جو دیالو اور جنہیں راجیہ کھشما آدروگ نہیں آدروگ نہیں ہیں وے جو جو گو آدپشو دا انتی کرنے یوگیہ ہیں جو کبھی ہنسا کرنے یوگیہ نہیں کہ جو اندریاں دیپرتھوی آدلوک ہیں انکو سدیو نیت کیجیئے۔

ہے جگدیشور آپ کی کرپا سے ہم لوگوں میں سے دُکھ دینے کے لیئے کوئی پاپی وچور ڈاکو مت اُتپت ہو تتھا آپ اِس پرمیشور اور سرو پرکار کے دھرم سیون کرنے والے منکھ کو گو۔ گھوڑے اور ہاتھی آدتتھا لکشمی اور پرجا کو نرنتر رکھشا کیجیئے۔ جس سے اُن پدارتھوں کے ہونے کی پورکت کوئی ڈشٹ منکھ سمرتھ نہ ہو اس دھارمک پرتھوی آدپدارتھوں کی رکھشا چاہنے والے سجن منکھ کے سمیپ بہت سے ادکت پدارتھ نچھپل سکھ کے ہتیو ہوں۔ وہ وان منکھوں کو سدیو پرمیشور اور دھرم یکت پدارتھوں کا اشرا سے رگوید کے پڑھے گن اور گنتوں کو ٹھیک ٹھیک جانکر سب پدارتھوں پر یوگ سے پرسوارتھ کی سادھی کے لیئے ات اتم کریاؤں سے یکت ہونا چاہیئے کہ جس سے پرمیشور کی کرپا پورک سب منکھوں کو سکھ اور ایشوریہ کی بڑھی ہو سب لوگوں کو چاہیئے کہ اچھے اچھے کاموں سے پرجا کی رکھشا تتھا اوتم اتم گنتوں سے شکشا دیا کریں کہ جس سے پرمپل روگ دوگ اور چوروں کا ابھاؤ ہو کر پرجا اور پترادب سکھوں کو پراپت ہوں یہی سریشٹ کام سب سکھوں کی کھانی ہے منکھ لوگو آؤ اپنے ملکر جس نے اس سنسار میں ایشوراج روپ پدارتھ رچے ہیں اس جگدیشور کے لیئے سدیو دھنیاد دیکھیں ہری پرم دیالو ایشور کرپا سے ادکت کاموں کو کرتے ہوئے منکھوں کی سدیو رکھشا کرتا ہے۔"

اس منتر کی تعلیم بذاتِ خود بہت اچھی ہے مگر آریہ صاحبان کے بنیادی اصولوں کو جڑ سے کھوکھلا کرتی ہے۔ چنانچہ اس کا ہم عام فہم اُردو ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں جسکے دیکھنے سے امر اظہر من الشمس ہو جائیگا:-

اُردو ترجمہ۔ اے انسانو! وہ پرم آتما (سب سے بڑی روح) جو کُل دنیا کے پیدا کرنیوالا اور مکمل جاہ و جلال والا سب سکھوں کے دینے والا اور علوم کُل کو ظاہر کرنیوالا اور نافع الناس ہستی ہے انتہ کرن اور حواس ظاہر اور باہر جس سے کہ دنیا میں مختلف اقسام کے اعمال سرزد ہوتے ہیں ہدایت احسن طریقہ پر بنانے کی ہم قدرت رکھتا ہے وہ ان ہمارے تمام حواس کو یگیہ جیسے ہی مفید کاموں میں لگائے رکھے ہے پرماتما آپ ہم کو مختلف قسم کے اناج پانی دھن دولت اور نیک اوصاف کے دینے والے ہیں ہم آپ سے اعلیٰ علم کے حاصل کرنیکی خواہش رکھتے ہیں اور آپ کا ہی سہارا چاہتے ہیں۔

اے انسانو! تم بھی اس طرح تم بھی عروج کو حاصل کرو اور ہم روز بروز بڑھیں اور ہم لوگوں کو معیار ترقی پر پہنچنے کے لیئے اعلیٰ جاہ و جلال اور بہت سی اولاد دیں۔ اور ہم میں بیماریاں اور تپ دق وغیرہ کبھی نہ ہوں۔ جو گائے اور حیوانات وغیرہ ترقی کرنے کے قابل ہیں جو کبھی مارے جانے کے قابل نہیں اور حواس بیرونی اور اندرونی ہیں انکو ہمیشہ فائدہ پہنچانا چاہیئے۔

ہے خالق ارض و سماء آپ کی مہربانی سے ہم لوگوں میں کوئی ظالم و سفاک و چور و ڈاکو پیدا نہ ہو۔ اے ایشور کُل اقسام کی نیکیوں کو حاصل کرنیوالے انسان کو گائے۔ گھوڑے ہاتھی اور دولت اور لوگوں کی حفاظت کیجیئے تاکوئی ظالم انکے چرانے اور دُکھ پہنچانے کے قابل نہ ہو اس قسم کی پرتھوی اور گو وغیرہ کی رکھشا کرنیوالے۔ انسان کے لیئے مذکورہ بالا بہت سے مال و متاع ایک پائیدار سکھ دینے والے ہوں۔

یہ ہے شری سوامی دیانند صاحب کے بھاش کا اُردو ترجمہ۔ جو صریح آریہ سماج کے بنیادی اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔ اوّل، شری سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں کہ:- اے انسانو وہ خدا جو کُل دنیا کے پیدا کرنیوالا ہے اور مکمل جاہ و جلال والا ہے اور ساتھ ہی آریہ سماج کا یہ بنیادی اصول ہے کہ ارواح اور مادہ کو خدا نے پیدا نہیں کیا جس طرح خدا خود بخود ہے اسی طرح ارواح اور مادہ بھی خود بخود ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ سوامی جی روح اور مادہ کو دنیا کے باہر مانتے ہیں یا اندر۔ اگر روح اور مادہ کو دنیا کا جز مانتے ہیں جیسا کہ ہے تو اس جگہ سوامی جی نے کُل دنیا کے اُتپت یعنی پیدا کرنیوالا خدا کو مانا ہے لہٰذا وہ روح اور مادہ کا بھی اُتپت کرنیوالا ٹھہرا۔ اور روح اور مادہ کی ازلیت نہ رہی اور

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج کا یہ مایۂ ناز اور بنیادی اصول ریزہ ریزہ ہوگیا کیونکہ اسجگہ سوامی صاحب نے مانا ہے کہ وہ سب جگت کے اُتپت کرنے والا ہے ہاں اگر وہ روح اور مادہ کو جگت (دنیا) سے باہر مانتے ہیں تو پھر الگ بات ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ یہاں روح اور مادہ کے جوڑنے اور باہمی اتصال سے "جگت کی اُتپتی" یعنی دنیا کا پیدا کرنا مراد ہے تو پھر بھی یہ بات ٹھیک معلوم نہیں ہوتی کیونکہ ستیارتھ پرکاش میں شری سوامی دیانند صاحب نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ جس طرح ارواح اور مادہ خود بخود ہیں اسی طرح سے انکے صفات یعنی اتصال اور انفصال کی خواہش بھی خود بخود اور بدون کسی تحریک بیرونی کے ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اس دنیا کے پیدا کرنے میں ایشور جی مہاراج کا کوئی حصہ نہیں ہے ارواح اور مادہ خود بخود اس میں اتصال اور انفصال کی طاقت خود بخود۔ اب ہم حیران ہیں کہ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے یہاں جو پہلے منتر کے ترجمہ میں یہ فرمایا ہے کہ:-

हे सब दुःखों को दूर करने वाले सब जगत की उत्पत्ति करने वाले परमात्मन्

"ہے سکھ دکھ کے دور کرنیوالا جگت کے اُتپت کرنیوالا پرماتما ہے" سے کیا مراد ہے کیا مسافر اگرہ ذرا اس عقدہ کو حل کریگا۔ پھر اسکے آگے چلکر اور بھی حیرت میں ڈالنے والی بات شری سوامی جی مہاراج نے فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "وہ سب سکھوں کے دینے والا اور علوم کل کو ظاہر کرنیوالا ہے" آریہ سماج کا یہ مسلّمہ امر ہے کہ اگر کوئی نیک کام کرے تو اسکو سکھ حاصل ہوگا ورنہ اگر بدون نیک کام کیئے ہی کسی کو خواہ مخواہ ایشور سکھ دیدے تو یہ اسکے انصاف سے بعید ہے۔ اب ایشور سکھوں کے دینے والا کیسے ٹھیرا سکھوں کے دینے والے تو اسکے نیک کام ہوئے نہ کہ ایشور۔ اسلئے ہم حیران ہیں کہ اس جگہ شری سوامی دیانند جی مہاراج نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ ایشور سب سکھوں کے دینے والا ہے سے کیا مراد ہے امید ہے کہ کوئی ذی علم آریہ دوست اسپر روشنی ڈالیگا۔

پھر اسکے آگے بھی وہی جھگڑا ہے سوامی جی لکھتے ہیں کہ ان "اندریوں" یعنی حواس جن سے مختلف کام سرزد ہوتے ہیں جو انکا بنانیوالا ہے وہ ان ہمارے تمام حواس اور اعضاء کو یگیہ جیسے مفید کاموں میں لگائے رکھے"

اب خیال کرو کہ حواس اور اعضاء کا مفید کاموں میں لگے رہنا یہ سب گذشتہ اعمال کے اجر کو چاہتا ہے اور اگر ایشور خواہ مخواہ ان کے اعضاء وغیرہ کو عمدہ کاموں میں لگائے رکھے تو یہ آریہ سماج کے مسلّمات کے مخالف ہے کیونکہ اسکا یہ اصول ہے کہ روح کو کوئی خاص رعائت خواہ وہ تھوڑی یا بہت یہ سراسر ایشور کے انصاف سے بعید ہے۔ اب ہم نہیں سمجھتے کہ سوامی دیانند جی کا ایک جگہ یہ لکھنا کہ روح خشخاش کے دانہ کے برابر بھی رعائت کی مستحق نہیں اور دوسری طرف یہ دلی آرزو رکھنا کہ وہ ہماری روح کو نیک کاموں میں لگائے یہ دو متضاد باتیں ہیں۔ کیونکہ اگر ایشور روح کو نیک کاموں میں لگاتا ہے تو پھر یہ کہنا بے فائدہ ہے کہ روح ذرہ بھر بھی رعائت کی مستحق نہیں اور اگر وہ رعائت کی مستحق ہے تو پھر خدا کو محض نیک بدکاموں کا بدلہ دینے والا کہنا بے فائدہ ہے غرضیکہ ان دونوں میں ایک بات ضرور غلط ہے۔

اور پھر آگے جاکر یہ لکھا ہے کہ آپ بڑی مہربان ہیں ہمیں اناج پانی اور دولت وغیرہ دیتے ہیں غرضیکہ یہ سب باتیں آریہ سماج کے مسلمہ سے باہر ہیں کیونکہ ایشور اپنی گرہ سے کچھ نہیں دے سکتا پھر یہ کہنا کہ آپ ہمیں فلاں فلاں اشیاء دیتے ہیں حیرت میں ڈالنے والی بات ضرور ہے

پھر آگے چلکر شری سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنے بھاش میں ایک نہایت ہی عمدہ بات بیان فرمائی ہے کہ جو گائے یا حیوانات مفید ہیں انہیں نہیں مارنا چاہیئے سو مفید جانوروں کا کوئی نقصان نہیں چاہتا وہ ہر ایک کو پیارے ہیں۔ ہاں غیر مفید جانوروں کی ہمدردی شری سوامی دیانند جی مہاراج بھی نہیں چاہتے۔

اب سوال یہ ہے کہ کسی چور اور ڈاکو کا پیدا نہ ہونا۔ یہ ایشور کی مہربانی پر منحصر ہے۔ یا انسان کے کسی گذشتہ اعمال کے نتائج پر منحصر ہے اگر مہربانی پر ہے تو گذشتہ اعمال کے نتائج نہیں رہتے اور اگر گذشتہ اعمال کے نتائج پر ہے تو پھر مہربانی کا کیا فائدہ آج ہم پہلے ہی منتر پر اکتفا کرتے ہیں دوسرے اشو میں انشاء اللہ ہم بہت سے منتر بیان کرینگے جو ایشور کو محض منصف قرار دیتے اور تناسخ کے عقیدہ کے قطعی خلاف ہونگے اور اس کے علاوہ آریہ سماج کے دیگر مسلمہ عقاید کی بھی سخت تردید کرینگے۔ آپ دعا فرماویں کہ خدا مجھے توفیق دے

پلیگ کا بالکل آسان علاج

کمشنر بوتھ ملکر جو مکتی فوج کے اعلیٰ افسر ہیں پلیگ کے انسداد کے لیئے ایک بالکل آسان علاج بتلاتے ہیں اور اسکے متعلق انہوں نے ایک چٹھی تمام مشہور اخبارات میں بھی شائع کرائی ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس موذی مرض کے نمودار ہوتے ہی ٹنکچر آف آیوڈین کا ایک ایک قطرہ ایک تولہ پانی میں ہر دو گھنٹہ کے بعد مریض کو پلایا جاوے اور گلٹی پر بھی برابر صبح و شام اس ٹنکچر کو استعمال کیا جاوے اور جب تک اس دوا کا استعمال جاری رہے تو کوئی دوسری دوا نہیں دینی چاہیئے اگر مریض سو جائے تو اسے جگا کر دوا نہیں پلانی چاہیئے۔ کمشنر موصوف کا یہ دعویٰ ہے کہ حفظ ماتقدم کے طور پر بھی اس دوا کے ایک قطرہ کا روزانہ استعمال مؤثر و مفید ثابت ہوا ہے۔ اور پلیگ کے ایک مشہور ڈاکٹر کی رائے بھی یہی ہے۔ کہ طاعون کے حملہ کی صورت میں اس دوا کا استعمال بہت بہتر نتائج پیدا کر سکتا ہے آجکل جبکہ اس موذی وبا کا ہر طرف زور سنائی دیتا ہے۔ لوگوں کو

شذرات

ہندوستان کی ادنیٰ اقوام کو کون جذب کریگا

دہلی کے گرد و نواح میں عیسائی اور آریہ صاحبان بڑے زور و شور سے نیچ اقوام کو اپنے میں ملانے کی ہمہ تن کوشش میں مصروف ہیں۔ مگر ابھی تک مسلمانوں نے کوئی کوشش نہیں کی حالانکہ دہلی میں ایک ہدایت الاسلام نامی انجمن محض اس غرض کے لئے قائم ہوئی تھی اگر مسلمان ہمت کریں تو بہت جلد ہندوستان کی ادنیٰ اقوام کو اپنے میں جذب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اصولاً اسلام میں برہمن ازم یا ذات پات کی تمیز نہیں ہے۔ اور وہی قوم یا مذہب اغیار کو اپنے اندر جذب کر سکتا ہے جو اصولاً اس امر کا حامی ہو اور جسمیں بزرگانِ اسلاف کے نمونے پائے جاتے ہوں اگر مسلمان کچھ بھی توجہ کریں تو یہ بہت جلد خدا کے فضل سے اچھوت اقوام کو جنکی تعداد ہندوستان میں لاکھوں کھا ہے کو بآسانی مشرف بہ اسلام کر سکتے ہیں مگر خدا جانے مسلمان کیوں حد سے بڑھی ہوئی سستی سے کام لے رہے ہیں ؛

ہندو اور مسلمان لیڈر

ہندو لیڈروں میں آجکل یہ رو بڑی تیزی سے اپنا کام کر رہی ہے کہ بجائے انگریزی یا کسی اور زبان کے تقاریر اور تحریر میں ہندی زبان سے ہی کام لیا جائے اس رو کے روح رواں اپنے قول و فعل میں یکساں اترنے والے مسٹر گاندی ہیں چنانچہ مسٹر تلک اور دوسرے ہندو لیڈروں نے انگریزی کی بجائے ہندی میں تقریریں شروع کر دی ہیں اور مسٹر تلک نے اپنے مشہور و معروف اخبار کیسری میں بھی مرہٹی کی جگہ ہندی کو دینی شروع کر دی ہے۔ مگر دوسری طرف مسلمان لیڈروں کو لیجئے جس طرح ہیٹ پتلون کوٹ وغیرہ کانگرسی مسلمان لیڈروں کا خاصہ ہو گیا ہے اسی طرح انگریزی یا انگریزی نما اردو بھی کانگرسی مسلمان لیڈروں کا ضروری جزو ہے عربی مسلمانوں کی مذہبی زبان تھی عربی سے تو مسلمانوں نے منہ پھیرا اب اردو کو بھی جواب دے رہے ہیں کیا اسی برتے پر مسلمان ہندوؤں کی روش بروش چلنے کا دعویٰ کیا کرتے ہیں ؛

جاپان میں ہندو مذہب کی اشاعت

پنڈت ہر پرشاد شاستری کی ہمت سے جاپان میں پہلا ہندو مندر تعمیر ہوا ہے جس میں ہندو فلسفہ اور ویدانت وغیرہ کی تعلیم دیجائے گی اور مسافر آگرہ کا اڈیٹر بھی عنقریب جاپان کو روانہ ہونے والا ہے اگر مسلمان ہمت کریں تو جاپان میں اشاعت اسلام کی بڑی ضرورت ہے وہاں کے لوگ بیداری کے عالم میں ہیں اور وہ کسی اچھے مذہب کے جویاں ہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ اس نیل گوں آسمان کے نیچے سوائے اسلام کے اور کوئی اچھا مذہب نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ہمت سے کام لے تو جاپان میں خدا کے فضل سے بہت کچھ کامیابی کی امید ہے اگر ہم نے اور کچھ اس کاہلی سے کام لیا تو پھر یہ موقع ہاتھ نہیں آئیگا ؛

گھنگور گھٹا کی افق پر سفید دھاریاں

آجکل جن مشکلات سے اخبار نور گذر رہا ہے اس کی اس حالت پر یہ شعر بعینہٖ صادق آتا ہے ؎

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکباران ساحل ہا

اس نازک حالت میں سب سے پہلے جناب قبلہ سید حامد شاہ صاحب کا دل پسیجا جنہوں نے نور کی بہتری کے لئے خلوصِ قلب سے دعا اور عملی ہمدردی سے کام لیا مکرم شاہ صاحب کا ایک گرامی نامہ تو پہلے درج ہو چکا ہے دوسرا جو آج ملا ہے وہ انشاء اللہ آئندہ اخبار میں درج ہوگا مکرم مولوی انوار حسین خانصاحب جو شروع سے نور کے معاون ہیں اس نازک وقت میں نور کے فائل خریدنے منظور فرمائے شیخ کلاب الدین صاحب نائب کورٹ جنہیں نور سے خاص محبت ہے سوانح عمری بابا نانک کے چار خریدار دیئے۔ صوفی علی محمد صاحب نے اپنے بڑے بھائی مکرم منشی فرزند علی صاحب کو نور کا خریدار بنایا منشی غلام حیدر صاحب پٹواری راہ والی جنہیں شروع سے نور سے انس ہے ایک خریدار جناب منشی محمد اشرف خانصاحب احمدی فیروز پور نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر ایک سکھ دوست کے نام اخباری کرایا۔ میاں مظہر الحق صاحب ایک خریدار بابو محمد اسمٰعیل ایک خریدار بابو نواب الدین صاحب جوڑ کے بہت ہمدرد ہیں ایک خریدار۔ ہماری درد دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان سب دوستوں کو اجر عظیم عطا فرماوے گویا اسوقت تک صرف نو احباب کرام نے اپنے فرض کو محسوس کیا ہم صرف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ اگر دوستوں کی یہ خواہش ہے کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بجا لانے والا اکیلا اخبار نور زندہ رہے تو باقی دوست بھی نور کی اعانت کے لیے اپنے ہاتھ بڑھائیں کیونکہ اس سے زیادہ نازک وقت نور کے لیئے اور کوئی نہیں آئیگا ؛

مسٹر گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالوی منوجی مہاراج کے خلاف

مسٹر گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالوی نے کلکتہ میں ایک جلسہ میں کہا کہ :-

ہندوستان کہتا ہے کہ مذہب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ کسی جاندار کو ایذا نہ پہنچائے اور سچائی سب سے بڑھکر طاقت ہے۔ دیوی دیوتاؤں کے آگے جانوروں کی جو قربانی کی جاتی ہے۔ اس کی اجازت ہندو شاستر نہیں دیتے۔ ہمارا کوئی حق نہیں ہے کہ ہم حیوانوں کو دیوی دیوتاؤں کے سامنے ہلاک کریں۔ دیوتاؤں کے سامنے جانوروں کی قربانی کرنا گناہ ہے۔ اے کاش ہندوستان کے ظالم پجاریوں کے دلوں پر ان الفاظ کا کچھ بھی اثر پڑے" ؛

ہم بھی اس امر کے حق میں ہیں کہ کسی جانور کو بلا وجہ اور بلا سبب ایذا نہ دی جائے مگر مسٹر گاندھی اور پنڈت مدن موہن مالوی جی منوجی مہاراج کے اس ارشاد مبارک کا کیا جواب دینگے منوجی مہاراج منوسمرتی

KHILAFAT LIBRARY

ادھیائے ۳ شلوک ۶۰ و ۶۱ میں لکھتے ہیں کہ :۔

شرادھ میں تل چاول ۔ ماش اور سبزیات وغیرہ سے ایک مہینہ مچھلی کے گوشت سے دو مہینے ہرن کے گوشت سے ۲ مہینے میڈھے کے گوشت سے ۴ مہینے پرندوں کے گوشت سے ۵ مہینے بکرے کے گوشت سے ۶ مہینے چیتل کے گوشت سے ۷ مہینے چکارے کے گوشت سے ۸ مہینے سُرخ ہرن کے گوشت سے ۹ مہینے بھینسے کے گوشت سے دس مہینے کچھوا اور خرگوش کے گوشت سے گیارہ مہینے خوت شدہ بزرگ سیر اور مطمئن رہتے ہیں" ہاں اگر مسٹر گاندھی اور مسٹر مالوی جی آریہ بن گئے ہیں تو جواب صاف کہ یہ سب الحاقی شلوک ہیں چلو چھٹی ہوئی ہاں اگر آپ بدستور سناتن دھرمی ہیں تو پھر ہم آپ بزرگوں کا نیا جواب سننے کے خواہشمند ہیں کیا اس موقع پر سناتن دھرم پرچارک کے اڈیٹر کچھ وکالت کا حق ادا نہیں کرینگے ؟

پیغامی دوست اور اڈیٹر پرکاش

آجکے اخبار پرکاش اپنے تازہ اشو میں ایک اسلامی اصول کی اسطرح حمائت کرتا ہے :۔

ایڈیٹر پرکاش اس بات کا قائل ہے کہ کوئی سوسائٹی چل نہیں سکتی تاوقتیکہ اسوقت کیلئے اسکا کوئی ایسا لیڈر نہ ہو جسکی آواز پر ساری سوسائٹی حرکت کرنیکو تیار نہ ہو"

آریہ سماج آئے دن ہمیں یہ طعن دیا کرتی ہے کہ تم نے ایک آدمی کے ماتحت ہو کر آزادی کو کھو دیا ہے اُمید ہے کہ ایسے آریہ دوست اڈیٹر پرکاش کی اس رائے کو غور سے پڑھیں جس نے یہ درست کہا ہے کہ "کوئی سوسائٹی چل نہیں سکتی تاوقتیکہ اسکا کوئی لیڈر نہ ہو جسکی آواز پر ساری سوسائٹی حرکت کرنیکو تیار ہو" بے شک اس امر میں اڈیٹر پرکاش کی رائے پیغامی دوستوں سے زیادہ وزن رکھتی ہے جو انجمن کو خلیفہ یا امام ماننے کے ایک امام کی تابعداری کو قوم کی زندگی کا نشان سمجھتا ہے ؛

کیپکپی انگیز دریافت

پنجاب دوہوا دواہ سہائیک سبھا لاہور نے یہ دریافت کیا ہے کہ ہندوستان میں ایک سال کی بیواؤں کی تعداد ایک ہزار سے اوپر ہے" اسوقت ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ ہندو رسم و رواج کے ماتحت یہ ایک ہزار ایک سال کی عمر کی بیوائیں جو اپنی ماؤں کی گود میں دودھ پی رہی ہیں جب وہ ہوش سنبھالینگی تو انہیں یہ معلوم ہوگا کہ ہم تمام عمر بیوا پن کی حالت میں رہنے کے لیئے مجبور ہیں آہ ؎

میں کیا جانوں چمن کہتے ہیں کس کو آشیاں کیا
کھلیں آنکھیں تو میری خانہ صیاد میں آکر

آریہ سماج نے ہندو سوسائٹی کی اصلاح کا دم بھرا تھا مگر شادی بیوا میں جسقدر اسے نیچا دیکھنا پڑا اور اس کا نعم البدل جو تجویز کیا گیا وہ نمک برآں پاشیدن سے کم نہیں اللہ تعالیٰ کا ہم مسلمانوں کو لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرنا چاہیئے جس نے ہمیں ایسا دین متین عطا فرمایا کہ جو ہر امر میں ہمارے لئے رحمت اور برکت کا موجب ہے ؛

نجات پانیکا نہایت ہی سستا نسخہ

رسالہ سناتن دھرم پرکاش لکھتا ہے کہ گنگا اور جمنا کے درمیان جو مہاپاپوں (بڑے بڑے گناہوں) کا ناش کرنیوالا اور مسلمہ تیرتھ ہے اس سے بڑھ کر نیک ثمرات دینے والا اس دنیا میں اور نہ اگلی دنیا میں کہیں بھی نہیں ۔ ایسے مقدس مقام کا نام سننے سے یا نام لینے سے یا اس استھان کی مٹی لگانے سے آدمی سب پاپوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر کُمبھ پرسبھ میں پریاگ منہگم (تربینی) میں خوش خوش قسمتی سے اسنان (غسل) کرنیکا موقع ملے تو نہ صرف پاپوں کا ناش ہوتا ہے بلکہ اپنی سات پشتوں کا بھی اودھار یعنی نجات حاصل ہوتی ہے"

چونکہ ہم نے بھی اپنے اخبار میں پریاگ راج کا نام لے لیا ہے اس لیئے ہماری بھی نجات ہوگئی اُمید ہے کہ اب سناتن دھرم پرچارک کا اڈیٹر اب ہم پر کوئی گوشت خور مسلمان وغیرہ کا آوازہ نہیں کسیگا کیونکہ اب ہم پریاگ راج کا نام لینے سے نجات کے مالک بن چکے ہیں سناتن دھرم کے اڈیٹر کو بھی چاہیئے کہ وہ جونہی لمبے لمبے مضامین پر مغز پچی کرنے کے ہر اخبار میں صرف پریاگ راج کا نام للہ کر بھیجدیا کرے ۔ کیونکہ مطلب تو نکلتی ہے اور وہ پریاگ راج کا نام لینے سے حاصل ہو جاتی ہے ۔ اور جب سال ختم ہوا کرے تو پریاگ راج کی پوتر منی دی پیکٹوں میں بند کر کے بھیجدیا کرے ۔ اُمید ہے کہ اس کار خیر کی طرف توجہ دلانے کے لئے سناتن دھرم پرچارک کا ایڈیٹر ہمارا مشکور ہوگا ۔ افسوس کہ بعض اوقات انسان اوہام پرستی میں کسقدر دور چلا جاتا ہے ؛

آخر ہوش آگئی

گزشتہ ماہ مارچ میں پیغامی دوستوں کو یہ نیک مشورہ دیا تھا کہ وہ بقول خود اپنے سالانہ جلسہ تقریباً بیس ہزار روپیہ اشاعت اسلام کے نام پر خرچ کرتے ہیں مگر انکی اشاعت اسلام ہم لوگوں کو گالیاں دینے تک ہی محدود ہے اور اگر اشاعت اسلام اسی کا نام ہے کہ مرہم عیسیٰ جیسے دو چار آدمی رکھ چھوڑے جو ہم لوگوں کو بے نقط سنانے میں اپنا ثانی نہ رکھتے ہوں تو ایسی اشاعت اسلام پر پچیس تیس ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرنا یقیناً روپیہ کا دریا برد کرنا اور اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو آگ میں جھونکنا ہے اسپر ہمیں پیغام کے اڈیٹر نے اسقدر گالیاں دیں تھیں کہ اسکی ڈکشنری میں وہ کوئی فحش سے فحش گالی نہ تھی جو ہم پر چسپاں نہ کی گئی ہم یہ سمجھکر کہ ایسے پھکڑ کے جواب کے لیئے اپنی قلم کو اُٹھانا اپنے اخلاق کو بگاڑنا ہے مگر خدا کی قدرت دیکھیئے کہ ایک سال کے بعد ہی وہی شخص اپنی کی ہوئی کو اس طرح چاٹ رہا ہے :۔

آہ ہم سو رہے ہیں صرف یہی نہیں کہ اسلام کی اشاعت سے ہی غافل ہیں اور خواجہ کمال الدین اور ووکنگ کو ہی سرب کو کفارہ سمجھ لیا ہے بلکہ اس پاک انسان اس غلام احمد (فدا روحی) کے متعلق دنیا میں عام

جلد ۹ نمبر ۱۲ ۔ ۔ ۔

ولایت میں تبلیغ

جناب قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی لکھتے ہیں کہ

"انگلستان کے جنوبی ساحل پر قصبہ سوتھ سی ہے جو نہایت عالیشان بندرگاہ پورٹسمتھ کا ایک حصہ ہے۔ اس شہر کی میونسپلٹی کا نشان چاند اور ستارا ہے جو اسلام کی طرف خاص تناسب کو ظاہر کرتا ہے تعجب نہیں کہ جلد اس سرزمین پر گورے گورے مسلم دکھائی دیں۔ ۱۹۱۵ء سے ہمارے اسلامی مشن کا تعلق خصوصیت سے اس مقام کے ساتھ ہے جبکہ مشنری اسلام چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کے متعدد لیکچروں کے بعد ایک تعلیم یافتہ خاتون نے اور بعد ازاں ایک معزز صاحب نے علی الاعلان اسلام کا اظہار کیا۔ اب خدا کے فضل سے وہاں ایک معقول جماعت مسلمین کی قائم ہو گئی ہے۔ اوائل ایام سرما میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے وہاں تین لیکچر حقیقت اسلام پر دیئے۔ صداقت پسند روحوں نے حق قبول کیا۔ پھر ۲۰ سوسائٹیوں نے راقم کو لیکچر کیلئے مدعو کیا۔ خاکسار ۲۰- اکتوبر سے ۲۸ اکتوبر تک وہاں رہا۔ اور چار لیکچر اسلام کی صداقت۔ فضائل اور برکات پر ہوئے۔ بعض خصوصیت سے متاثر ہوئے۔ اور مکان پر مزید تفتیش کے لیئے آئے۔ اور امید ہے کہ بعد جلد نور اسلام سے منور ہونگے۔ وہاں سے واپسی پر کئی ایک امید افزاء خطوط وہاں سے آئے ہیں۔ اور ان لوگوں کی خواہش ہے کہ ہم پھر جلد وہاں جائیں"۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہندوستانی نوجوان بنام من سکبائی نے جو اس ملک میں امتحان بیرسٹری کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور گاہے بگاہے ملا کرتے اور مذہبی گفتگو کرتے تھے۔ بالآخر قائل ہو کر ثبوت حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریری تصدیق کی +

اس کے علاوہ دو تین اشخاص انگریز خصوصیت سے زیر تبلیغ اس ہفتہ رہے۔ امید ہے جلد حق قبول کرینگے

ایک صاحب جو بلجین فیلڈ آرمی میں آفیسر ہیں بذریعہ خط و کتابت اور مطالعہ کتب اسلامی حق تسلیم کر چکے ہیں۔ چند ایک شبہات کے رفع ہو جانے پر ناظرین انکے اظہار اسلام کی بشارت سنینگے۔ انشاء اللہ۔ لیکچر حسب معمول اسلام کی صداقت پر کامیابی سے ہوئے"۔

چندہ سالانہ رفیق حیات صرف عہ

رفیق حیات

جو کہ سال میں بارہ دفعہ شائع ہوتا ہے

نیم حکیموں کے پھندے سے رہائی دلانیوالا۔ مایوس مریضوں کو سچی ہمدردی کے ساتھ مفت مشورہ دینے کے علاوہ علمی طبی علوم پر مختلف بحث کرنیوالا۔ اعلیٰحضرت حکیم الامۃ مولینا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل کے مجربات صحیح طور پر درج کیے جاتے ہیں باوجود ان خوبیوں کے حسب خواہش خریداران رفیق حیات کو ذیل کی ادویہ میں سے ایک دوائی مفت نذر ہوگی +

دوائی جریان مفت - سرمہ در مفت - دوائی دافع ریح مفت

ملنے کا پتہ:- کارخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

نہایت ہی مفید مذہبی کتابیں

سوانح عمری بابا نانک رح:- اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر و باہر کیا گیا ہے کہ حضرت بابا نانک رح راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے۔ سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنیکے لیئے اور سکھ صاحبوں میں تبلیغ کیلئے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ملیگی قیمت مجلد ۱۴ار غیر مجلد ۱۲ر

فتح مبین:- اڈیٹر نور کا ایک بردست آریہ پنڈت سے مباحثہ جسمیں آریہ پنڈت کو اپنے منہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے بھی گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنیکے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت ۴ر

گورو کی بانی:- ایک ایم۔ اے پروفیسر کے جواب میں کہ بابا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور ہیں اس کی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے ۲۰ جولائی کے اخبارات نے خاکسار ایڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی قیمت صرف ۴ر

آریہ دھرم کا پول۔ یہ رسالہ حقیقی معنوں میں آریہ دھرم کا پول ہے اسکی خوبی اسی سے ظاہر ہے کہ ایک سکھ سردار میونسپل کمشنر نے اسکی ۴۰۰ کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کیں غرضیکہ قابل دید رسالہ ہے چند کاپیاں موجود ہیں قیمت ۲ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم یہ وہ معرکۃ الاراء کتاب ہے کہ جسپر ہندوستان کے ۸ جولائی کے اخبارات نے نہایت ہی عمدہ ریویوز کیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض نے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے اسقدر پسند آئی کہ جبتک شروع سے لیکر آخر تک پڑھ نہیں لیا مجھے چین نہیں آیا بھلا اس سے بڑھکر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے صرف چند کاپیاں باقی ہیں قیمت صرف ۸ر

کفارہ۔ یہ مسیحی صاحبان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے اسپر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کفارہ نامی معرکۃ الاراء رسالہ لکھا ہے کہ از روئے منقولی اور معقولی عقیدۂ کفارہ غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض نے اس رسالہ کو بہت پسند فرمایا ہماری پاس اسکی چند کاپیاں ہیں قیمت صرف ۳ر

شدھی کی اشدھی آریہ سماج کے مسئلہ شدھی پر برتی روشنی ڈالی گئی ہے منقولی اور معقولی شہادتوں سے اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ آریہ سماج کا مایۂ ناز مسئلہ شدھی غلط ہے قیمت صرف ۶ر

نیر اسلام۔ ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے جسمیں اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی گئی ہے۔ قیمت ۰۵ر

دین الحق۔ احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنیکے لیئے نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۸ر

بھارت برکش آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے سچ ہے کہ مصنف نے دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت ۸ر

فتح یزدان۔ ایک دہریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الاراء کتاب ہے دلچسپ نکات سے لبریز ہے۔ قیمت ۶ر

تدبیر۔ تدبیر اور تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الاراء مکالمہ ہے اس نازک مسئلہ پر اسقدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ وا کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے قیمت صرف ۶ر

تفسیر سورہ احزاب۔ ایک نومسلم پنڈت کی معرکۃ الاراء تصنیف جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت ۸ر

نومسلم کا لیکچر مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ۱ر

ملنے کا پتہ:- مینجر نور قادیان ضلع گورداسپور